O

کچھ برسوں، کچھ لوگوں کا غم دل پر چھایا ہے
تنہائی ہمدرد ہے اور دُکھ ہمسایہ ہے

سچ کو گروی رکھ کر جھوٹ کا قرض لیا ہے
تب ہی میرے ہاتھوں میں تھوڑا سرمایہ ہے

عُمر کا سورج نصف نہار سے گزرا تو دیکھا
میرے سے لمبا تو میرے غم کا سایہ ہے

https://emad-ahmad.com/

جو بویا جاتا ہے وہ ہی کاٹا جاتا ہے
ربع صدی دُکھ بویا تھا آخر پایا ہے

برسوں بعد پلٹ کر آیا غم کا یہ تہوار
مَیں ہوں، شب کا گریہ ہے اور تیرا سایہ ہے

آنکھ اگر ہنستی ہے تو غم اُس سے کہتا ہے
دُکھ نگری میں اِک تُو ہے جو مجھ کو بھایا ہے

رات عماد مِلا تھا، تنہا بھی تھا خوش بھی تھا
کہتا تھا لوگوں سے کٹ کر خود کو پایا ہے

https://emad-ahmad.com/